39180 ـ اگر کسی کو گہری نیند میں شك ہو

سوال

اگر کوئی شخص سوئے اور اسے شك ہو کہ آیا وہ گہری نیند سویا تھا یا نہیں تو کیا اس سے اس کا وضوء ٹوٹ جائیگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب کوئی شخص سویا ہو اور اسے شك ہو کہ آیا اس نیند سے اس کا وضوء ٹوٹا ہے یا نہیں ؟

تو اس سے اس کا وضوء نہیں ٹوٹے گا.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اگر کسی کو شك ہو کہ وہ سویا تھا یا کہ اسے اونگھ آئی تھی ؟ دونوں میں سے کچھ ضرور ہوا ہو تو اس کا وضوء نہیں ٹوٹے گا، امام شافعی رحمہ اللہ کتاب الام میں کہتے ہیں:

" احتیاطی اسی میں ہے کہ وہ وضوء کر لے .... پھر کہتے ہیں: اگر اسے نیند کا یقین ہو اور شك ہو کہ آیا ممکن تھا یا نہیں ؟ تو اس پر وضوء نہیں، صاحب " البیان " اور دوسروں نے اسی طرح بیان کیا ہے، اور صحیح بھی یہی ہے " انتہی.

دیکھیں: المجموع للنووی (2 / 17).

اور امام نووی رحمہ اللہ کا یہ کہنا کہ آیا وہ ممکن تھا یا نہیں سے مراد یہ ہے کہ آیا اس کی مقعد زمین پر لگی ہوئی تھی تو اگر اس کی مقعد زمین پر ٹکی ہوئی تھی تو اس بنا پر اس کا وضوء نہیں ٹوٹا، سوال نمبر (36889) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے کہ صحیح یہی ہے کہ گہری نیند سے وضوء ٹوٹتا ہے، اور اگر گہری نہ ہو بلکہ نیند تھوڑی ہو تو اس سے وضوء نہیں ٹوٹتا.

صرف نواقض وضوء کے حصول کے شك سے وضوء نہیں ٹوٹتا اس کی دلیل صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی درج ذیل حدیث ہے:

عباد بن تميم اپنے چچا سے بيان كرتے ہيں وہ كہتے ہيں: ايك شخص نے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے شكايت كى كہ وہ نماز ميں كچھ نہ كچھ پاتا ہے، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" وہ اس وقت تك نماز نہ چھوڑے جب تك كہ آواز نہ سن لے، يا پھر بدبو نہ پا لے "

صحيح بخارى حديث نمبر (137) صحيح مسلم حديث نمبر (361)

اور امام مسلم رحمہ اللہ نے ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ سے بيان كيا ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اگر كسى كے پيٹ ميں كوئى گڑبڑ ہو اور اسے يہ اشكال پيدا ہو جائے كہ آيا اس سے كچھ خارج ہوا ہے يا نہيں ؟ تو وہ مسجد سے اس وقت تك نہ نكلے جب تك كہ وہ آواز نہ سن لے يا پھر بدبو نہ پا لے "

صحيح مسلم حديث نمبر (362).

امام نووى رحمہ اللہ مسلم كى شرح ميں كہتے ہيں:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان:

" حتى كہ وہ آواز سن لے، يا پھر بدبو پا لے "

اس كا معنى يہ ہے كہ: ان دونوں چيزوں ميں سے كسى ايك كے وجود كا علم ہو جائے، اور مسلمانوں كا اجماع ہے كہ اس ميں آواز سننا اور سونگھنا شرط نہيں.

اور يہ حديث دين اسلام كے عظيم اصولوں ميں سے ايك اصول اور فقہى قواعد ميں سے ايك قاعدہ ہے، وہ يہ كہ: اشياء كو اس كى اصل پر باقى ركھا جائيگا جب تك كہ اس كے خلاف يقين نہ ہو جائے، اور اس پر پيدا ہونے والا شك كوئى نقصان اور ضرر نہيں دےگا.

اس باب كا مسئلہ جس ميں حديث وارد ہوئى ہے بھى اسى ميں شامل ہے كہ جسے طہارت اور وضوء كا يقين ہو اور وضوء ٹوٹنے كا شك پيدا ہو جائے تو اسے طہارت باقى رہنے كا حكم لگايا جائيگا، اور دوران نماز يا نماز كے باہر شك پيدا ہونے ميں كوئى فرق نہيں، ہمارا مذہب بھى يہى ہے اور سلف اور خلف ميں سے جمہور علماء كرام كا مسلك بھى يہى ہے...

ہمارے اصحاب كا كہنا ہے كہ:

شك میں یہ کوئی فرق نہیں کہ وضوء ٹوٹنے یا نہ ٹوٹنے میں دونوں احتمال برابر ہوں، یا پھر ان میں کوئی ایك راجح ہو، یا اس کے ظن میں ایك احتمال غالب ہو، اس پر اس میں سے کسی بھی حالت میں وضوء نہیں ہے.

ہمارے اصحاب کا کہنا ہے کہ:

اس کے لیے احتیاطاً وضوء کرنا مستحب ہے " انتہی مختصرا.

واللہ اعلم .